20125 ـ لمبی قمیص (سعودی لباس) پہننا یا چادر باندھنا افضل ہے

سوال

کیا لمبی قمیص (سعودی توب) پہننی اور چادر باندھنی افضل ہے یا کہ سلوار قمیص (پاکستانی لباس) پہننا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی مثل ہے، یا کہ صرف یہ عرب اور پاکستان کے ممالك میں عادات سے متعلق ہے ؟ اور اگر انسان یورپی لباس کی بجائے دوسرا لباس پہن سکتا ہو تو کیا سلوار قمیص اور توب چادر افضل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیص اور دھوتی بھی پہنی ہے اور سلوار قمیص بھی، لیکن ہمارے علم کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکستانی طریقہ کے مطابق قمیص نہیں پہنی.

اور اس میں کوئی شك نہیں کہ عربی لباس پہننا امت کی عادات اور رواج اور خصوصیت کی حفاظت ہے، اور اسے دوسروں کی عادات میں پگل جانے سے محفوظ رکھےگا، اور بلاشك یورپی لباس سے یہی اچھا ہے.

لیکن اس کے ساتھ یہ عادات اور رواج میں شمار ہوتا ہے، اور ہر علاقے اور ملك کی عادات اور رواج ہوتی ہیں، اور جس ملك میں مسلمان بس رہا ہے وہاں کی رسم و رواج اور عادات پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ فی ذاتہ حرام چیز پر مشتمل نہ ہی اور نہ بطور وصف حرام ہو، چنانچہ نہ تو ریشم پہننی جائز ہے اور نہ ہی تنك اور شفاف و باریك لباس پہننا جو ستر کو واضح اور ظاہر کرے، یا پھر جو لباس کفار کے ساتھ مخصوص ہے وہ بھی پہننا جائز نہیں، یا ریشم سے بنا ہوا ہو.

اسی طرح شہرت والا لباس بھی پہننا جائز نہیں ۔ اور یہ وہ لباس ہے جسے پہن کر لوگوں کے ہاں وہ شہرت حاصل کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی شہرت والا لباس پہنا اللہ تعالی روز قیامت اسے ذلت والا لباس پہنائیگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4029) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سن ابو داود حدیث نمبر (3399) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن ابو عوانہ نے درج ذیل الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں:

" پھر اسے آگ میں جلایا جائیگا "

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی لباس شہرت پہنا اللہ تعالی روز قیامت اسے ذلت والا لباس پہنائیگا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3606) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2905) میں حسن قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .